© rasailojaraid.com

چودھری محمد یوسف ایڈووکیٹ

ارباب اقتدار اور قومی زبوں حالی

چندروز قبل معروف کالم نویس جناب جاوید چوہدری کا کالم ''ذمہ دار'' نظر سے گزرا- موصوف نے لکھنے کا حق ادا کر دیا ہے- کالم کا خلاصہ یہ تھا کہ مہاتر محمد کو دل کا عارضہ لاحق ہوا- اس وقت وہ ملائشیا کے وزیراعظم تھے- ہارٹ اٹیک میں بے ہوش ہوگئے- فسٹ ایڈ کے بعد تشخیصی مراحل میں طے کیا کہ ان کا بائی پاس ہوگا- ان کو یہ مشورہ دیا گیا کہ وہ بائی پاس کے لیے بیرون ملک جائیں- وہ اس پر آمادہ نہ تھے- ڈاکٹروں نے اپنے مشورے پر اصرار کرتے ہوئے بیرونی ملک سہولیات کا حوالہ دیا- جناب مہاتر محمد نے جواب میں کہا کہ وہ بیرون ملک علاج کے لیے چلے جائیں اور ان کے ملک کے لوگ علاج کی اعلیٰ سہولتوں سے محروم رہیں، یہ نہیں ہوسکتا- وہ ملک میں مہیا سہولیات کے مطابق ہی اپنا علاج کرائیں گے- چنانچہ ان کا بائی پاس ملائشیا ہی میں ہوا- صحت اور زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے- اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی- صحت یاب ہوکر انہوں نے ملک میں صحت کے شعبے کو اتنا ترقی یافتہ بنا دیا کہ آج اس شعبہ سے ملائشیا کثیر زر مبادلہ کما رہا ہے اور دنیا بھر سے علاج کے لیے لوگ اس ملک کا رخ کرتے ہیں-

جناب جاوید چوہدری نے اسے ایک مثال کے طور پر پیش کیا ہے- میں اس سلسلے میں بعض ملکی شخصیات کا حوالہ دینا چاہتا ہوں- خود قائداعظم علیہ الرحمہ نے علاج کے لیے باہر جانے سے انکار کیا- اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ خزانے پر بیرونی علاج کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے تھے تو دوسری وجہ یہ تھی کہ باہر علاج کی صورت میں وہ نومولود مملکت میں اپنی ذمہ داریاں کسی دوسرے کے سپرد کر کے نہیں جانا چاہتے تھے- وہ جانتے تھے کہ ان کے ساتھی کم بیش کھوٹے سکے ہیں- وہ کسی صورت یہ نہیں کر سکتے تھے کہ باہر علاج کے مزے لوٹتے رہیں اور وطن اور اہل وطن حالات کی مخدوشی میں رہیں- مزید وجہ یہ تھی کہ ان کی بیماری کا راز افشا ہو جاتا- اب تو بیماری کا ہمہ وقتی اشتہار نہ ہو تو بیمار ہونے کا کیا فائدہ- یہاں صورت حال یہ ہے کہ مہینوں سے علاج کے لیے باہر جا کر براجمان ہو گئے ہیں- ذمہ داریاں جائیں بھاڑ میں- فوج ضرب عضب میں پھنسی ہوئی ہے- چیف ایگزیکٹو علاج کی اداکاری سی فرما رہے ہیں- پیچھے ان کے نالائق اور بددیانت ساتھی ملک کے ساتھ جو کھیل کھیل رہے ہیں، لتا حیا کا قطعہ یاد نہ آئے تو کیا ہو:

اگر ہو جنگ نفرت سے، محبت جیت جاتی ہے
دلوں میں حوصلہ کم ہو تو دہشت جیت جاتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ملن کی آرزوؤں میں اگر ہو شمس سی گرمی
تو پھر فرعون بھی آئے، صداقت جیت جاتی ہے

سپریم کورٹ کے ایک سابق چیف جسٹس جناب اے کارنیلیس کا قصہ تو ابھی کل کی بات ہے- وہ ریٹائرمنٹ کے بعد فلیٹیز ہوٹل لاہور کے ایک کمرے میں اپنی اہلیہ کے ساتھ رہتے تھے- پورے ملک میں ان کا کوئی مکان نہیں تھا- اواخر عمر میں جب علالت نے گھیر لیا تو اس کے عظمت کردار کے پیش نظر وکلا برادری نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کا سرکاری طور پر بہتر علاج کرایا جائے- اس طرح جب حکومت کو کچھ شرم آئی تو ایک وفد نے ہوٹل ہی میں ان سے ملاقات کی اور سرکاری اہتمام سے علاج کی پیش کش کی- جناب کارنیلیس کا جواب تھا کہ وہ اپنا علاج پنشن کے اندر رہ کروا رہے ہیں- اس سے زیادہ کے وہ مکلّف نہیں- وہ کسی طرح مملکت پر مزید بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے-

ہم نے اپنے مشاہیر کے ساتھ کیا کیا؟ جناب سید حسین شہید سہروردی متحدہ بنگال کے وزیراعلیٰ تھے- پاکستان بنا تو وہ مہاتما گاندھی کے ساتھ فسادزدہ علاقوں میں امن مشن میں مصروف ہوگئے- فارغ ہوکر واپس آنا چاہا تو خواجہ ناظم الدین نے صوبے میں ان کے داخلے پر پابندی لگادی- خواجہ صاحب اس وقت پاکستانی بنگال کے وزیراعلیٰ تھے- وہ خود اس مزاج کے نہ تھے- یقینی طور پر وزیراعظم پاکستان جناب لیاقت علی خان کے کہنے پر پابندی کا یہ حکم جاری ہوا- یہی نہیں، ایوب خان کے دور میں سہروردی کو جس طرح بیروت کے ہسپتال میں مروایا گیا، یہ راز بھی تاشقند کے رازوں کی طرح دفن ہوگیا- پھر کون نہیں جانتا کہ مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کو بھی جان سے مارا گیا- ایف آئی آر تک درج نہیں- قائداعظم کے سیکریٹری جناب شریف الدین پیرزادہ کے بیانات موجود ہیں- وہ ہمیشہ مقتدر لوگوں کے چرنوں میں رہے، مگران کو محترمہ کی رپورٹ ابتدائی درج کروانے میں کیا دلچسپی ہوسکتی تھی-

امریکہ کو فضائی اڈے نہ دینے سے انکار پر میر مصحف علی کو کس طرح حادثے کا شکار کیا گیا- اگر کسی میں تحقیق کی جرات ہو تو ہوسکتا ہے کہ ۲۰۰۵ کا زلزلہ بھی بین الاقوامی صنعت کاری ثابت ہوجائے- ہمارے وزیراعظم جناب میاں محمد نواز شریف کی بھارت کے ساتھ دوستی غداری کی حدوں کو پہنچی ہوئی معلوم ہوتی ہے- یہاں یہ بھی عرض کردوں کہ اپوزیشن میں بیٹھے لوگ بھی مودی سے یاری نباہنے والے موجود ہیں- اعتزاز احسن نے سکھوں کی لسٹیں دے کر یہی کچھ تو کیا تھا- ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے نتائج کو تسلیم کرنے سے انکار کرکے ملک کو دو ٹکڑے کرنے کا کارنامہ ایک شہید ہی نے انجام دیا تھا- لال مسجد آپریشن کے بعد جس طرح نیا اسلحہ رکھ کر میڈیا کو دکھایا گیا، اس جعل سازی سے فوج کی ساکھ کتنی شاندار ہوئی کہنے کی بات نہیں- آج کم از کم پنجاب کی حد تک سی ٹی ڈی انسداد دہشت گردی کی فرض کاریاں کررہی ہے، شاید کبھی اس کا حساب ہو-

ہمارے ہاں کیا کچھ ہو رہا ہے؟ روز کے کالم بھرے ہوئے ہیں- کوئی قدر، یہاں تک کہ غیرت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی- ہمارے ہاں ہسپتالوں کی صورت حال کا ذکر بھی وقت ضائع کرنے والی بات ہے- جب ہسپتالوں میں مریضوں کی عصمت دری ہونے لگے تو اس ملک کے مسیحاؤں کو کوئی کیا کہے- حکمران اب وڈیولنک کے ذریعے اپنے فرائض منصبی اس حال میں ادا کریں کہ بیس بیس وزارتیں اپنے پاس رکھیں- وڈیولنک کے ذریعے صوبے اور وفاق کو چلایا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائے۔اس سے تو اچھا تھا کہ روبوٹ سے کام لے لیا جائے۔

ہسپتالوں کے ذکر کے ساتھ اپنا ایک واقعہ لکھ دینا چاہتے ہیں۔ایک رات میرے جواں سال بیٹے کی طبیعت خراب ہوئی۔وہ بے ہوش گیا۔میں خود سائیکل پر ڈسٹرکٹ ہسپتال گوجرانوالہ پہنچا اور میرے دو بیٹے اسے بے ہوشی کی حالت میں موٹر سائیکل پر لاد کر ڈسٹرکٹ ہسپتال کے ایمرجنسی میں لے کر آئے۔وہاں علاج شروع ہوا۔سب سے پہلی چیز مشاہدے میں یہ بات آئی کہ بی پی اپریٹس خراب ہے۔ایسی حالت میں کیا علاج ہونا تھا۔کہنے کی ضرورت نہیں۔

اس سب کچھ کے باوجود میں مایوس نہیں۔حالات بدل کر رہیں گے۔یہ بھی واضح رہے کہ مکافاتِ عمل کارفرما ہے۔اس ملک سے زیادتی کرنے والے اپنا حشر دیکھ چکے ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔شریفوں کے مقابلے پر ملک امیر محمد خان تو فرشتہ تھے۔اس کے باوجود پورے ملک میں ان کی قبر موجود نہیں۔ان کو قتل کر کے لاش کے ٹکڑے کیے گئے اور پھر دریائے سندھ میں بہا دیے گئے۔دریائے سندھ کا پاٹ دس میل ہے، یہ کیسے ملتے۔آج کے حکمران سمجھے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔

اس نوحہ گری کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں، مگر میں اس پر مجبور ہوں۔میری آرزوئیں جوان ہیں اور ان شاء اللہ جوان رہیں گی اور پوری ہوگی۔راشد بزمی کا یہ شعر کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔

اقبال! تیرے تخیل کا یہ چمن بے رنگ و بو نہ ہوتا

ڈاکٹر نذیر احمد قتل کیس

(عدالتی ریکارڈ کی روشنی میں مقدمے کی مکمل تفصیلات)

اردو ترتیب: چودھری محمد یوسف ایڈووکیٹ

[صفحات: ۲۷۷۔ قیمت: ۲۵۰ روپے]

ناشر: اخوان پبلی کیشنز، ۱۔ جہانگیر کالونی، کھوکھر کی گوجرانوالہ (0331-4602624)

(مکتبہ امام اہل سنت پر دستیاب ہے)

© rasailojaraid.com